6 دور راستہ

ہم افغانستان وطن کو کبھي بہلا نہي پایے ہے
کیوں کہ اپنے دل کے ٹکڑے وہي تو چہوڑ کے آیے ہے

پہل اور پاني، برف اور مٹی سب اپنے دل کے ٹکڑے
گرمی اور سردی پردیس کی، حل نا کسی کی مشکل کے

کویي خوش، کویي ناخوش، پر کویي ہے بے احساس
جس میں جوش نہی ؤ کہتا ہے ہم تو ہے ماں کے پاس

پڑوسیوں نے بیہد کہا کر چھوڑا اپني سرحد سے
آخر دہلی تک پؤنچے ہم گذرے مشکل بے حد سے

دیا کرایا جو بہی کمایا ، کابل سے ہو کر بے گہر
کویي فریدآباد پؤنچا، لکشمی نگر کویي تلک نگر

ٹہوکر کہایي ہم نے د ر اور دروازوں کی باروبار
جو کابل سے لایے تہے، لٹایا کر کے کار و بار

بچوں کو باہر بہیچا جب پیسا نکلا ہاتہ سے
ڈالر پؤنڈ کی چاحت تہی پر، بچے بچھہڑے ساتہ سے

بچؤ ں نے ولایت میں منگوا تو لیا ماں باپ کو
آشیرواد پتا کا لیکر، گلے لگایا پاپ کو
بیتے دن گیے بہول جو کچہ دن ، رہ لیے پردیس میں
کالے ہوگیے بال سفید اور بچے بدلے ویس میں

پڑنا لکہنا بہول گیے، گزرا دن، عیش و نوش میں
چٹہی واپس جانے کی آیي، تب آیے ہوش میں

اب آگے کیا کرنا ہے، سن <تلوار> کا کہنا تو
کچہ پڑ لے اور کام بہی کر لے، غافل کبہی نا رہنا تو

رامیش تلوار